Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تحریک جدید

ماہنامہ

ایڈیٹر
نسیم سیفی

تبلیغ ۱۳۴۹ ہجری شمسی ❁ ذوالحجۃ ۱۳۸۹ ہجری قمری ❁ فروری ۱۹۷۰ عیسوی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز غانا کے الحاج الحسن عطاء صاحب، نائجیریا کے مسٹر ظفر اللہ الیاس صاحب اور مغربی افریقہ کے سابق مبلغین کے ہمراہ - اس تصویر میں مغربی افریقہ کے بعض طالب علم بھی ہیں

**Hazrat Khalifatul Masih III**

with Alhassan Atta, of Ghana, Mr. Zafrullah Elias of Nigeria
and Missionaries who have served Islam in West Africa.
Some of the students from foreign countries are also
seen in the picture.

# اپنے لاڈلے کے درخشاں مستقبل کے لئے ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچپن کی اپنائی ہوئی عادتیں ہمیشہ کے لئے نقش ہوجاتی ہیں۔
اس لئے ہمیشہ اپنے بچّے کو ایسے سبق دیجئے جو آئندہ اس کے لئے ترقی اور
کامیابی کا باعث بنیں۔

## بہتر مستقبل کے لئے اپنے بچّے کا سیونگز اکاؤنٹ UBL میں
## کھلوایئے اور بچت کا سُنہری سبق دیجئے۔

پاکستان میں ۵۰۰ سے زائد شاخیں۔ بیرونی شاخیں:۔ لندن، برمنگھم، شیفیلڈ، بریڈفورڈ، بحرین، العین، ابوظہبی اور دوبئی۔
لبنان اور سوئٹزرلینڈ میں ذیلی ادارے ۔ کراچی، ڈھاکہ اور راولپنڈی میں کمپیوٹر بیورو ۔ لاہور اور چٹاگانگ میں سٹاریات کے مخصوص مراکز۔
دی یونین بینک لمیٹڈ ۔ یونائیٹڈ بینک کا ایک ذیلی ادارہ۔

# یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ

UBL

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا**

الہام حضرت مسیح موعود ؑ

# ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

تبلیغ ھ ۱۳۴۹ ہش

فروری ۱۹۷۰ء

ایڈیٹر

## نسیم سیفی

چندہ سالانہ ۲ روپے ● فی پرچہ ۲۰ پیسے

---

۱۔ خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں۔

۲۔ پرچہ نہ ملنے کی اطلاع ہر ماہ کی بیس ۲۰ تاریخ تک بھجوانے سے پرچہ دوبارہ بھیجا جا سکتا ہے۔

۳۔ چندہ اپنی جماعت میں دیگر چندوں کے ساتھ ادا کیا جا سکتا ہے البتہ ہمیں اطلاع ضرور دیں کہ ادائیگی کر دی گئی ہے

۴۔ جملہ خط و کتابت بنام مینیجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیئے۔

## ترتیب


| | | |
|---|---|---|
| ۱ | بیت اللحم کیسے نام (اداریہ) | ۲ |
| ۲ | تدبیر اور دعا | ۴ |
| ۳ | ایک شعر | ۴ |
| ۴ | مکتب انڈونیشیا | ۵ |
| ۵ | زائرین حرم (نظم) | ۹ |
| ۶ | فیجی کے لوگ | ۱۰ |
| ۷ | مدظلی۔ ایک ایمان سوز اخلاقی بیماری | ۱۴ |
| ۸ | کاروان اسلام | ۱۸ |
| ۹ | (تحریک جدید کی خبریں) | |
| ۱۰ | ڈاک کا سسٹم | ۲۱ |
| ۱۱ | تبصرہ | ۲۲ |
| ۱۲ | اشتہارات | ۲۲ تا ۲۴ |



پبلشر: عبد اللطیف خان

مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ۔

تاریخ اشاعت: ہر ماہ کی پانچ تاریخ

●

کتابت: ہدایت احمد۔ ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۶ ماہنامہ تحریک جدید ربوہ شمارہ ۲

تبلیغ ۱۳۴۹ھ ش
فروری ۱۹۷۰ء

اداریہ

# بیت اللحم یا کیپر نام

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام بیت اللحم میں پیدا ہوئے ہوں یا کسی اور جگہ اس سے نہ تو عیسائیت کے معروف عقائد کو تقویت پہنچتی ہے اور نہ اس سے ان کمزوری عیاں ہوتی ہے۔ کیونکہ مسیح ناصری کی مزعومہ الوہیت، صلیب پر ان کی وفات یا عدم وفات، کفارہ اور دوبارہ جی اٹھنے کا، ان کی پیدائش کے مقام سے کوئی واسطہ نہیں لیکن ایک بات ضرور ہے اور وہ یہ کہ اگر واقعی یہ ثابت ہو جائے کہ مسیح ناصری بیت اللحم میں نہیں بلکہ کسی اور جگہ پیدا ہوئے تھے تو عیسائیت کی کتاب مقدس اپنا سارا اعتماد کھو بیٹھے گی۔ حضرت مسیح ناصری کے متعلق جملہ امور اس کتاب مقدس ہی سے عیسائی اخذ کرتے ہیں اور انہیں اس بات کا بھی دعوٰے ہے کہ نہ صرف نیا عہد نامہ بلکہ پرانا عہد نامہ بھی تاریخ کے لحاظ سے نہایت مستند ہے جب سے فلسطین کی وادیوں میں کھدائی کا کام شروع ہوا ہے وہ کسی نہ کسی طرح پرانے عہد نامہ میں درج شدہ واقعات کو کھدائی کے نتائج سے تطبیق دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

بیت اللحم کے گرد مسیحی کہانی کا بہت سا حصہ گھومتا ہے مشرق کے دانشور مسیح کی تلاش میں بیت اللحم ہی میں آئے تھے اور وہ مسیح کی پیدائش کے سلسلہ میں ظاہر ہونے والے ستاروں کو دیکھ کر ہی اس جگہ پہنچے تھے اور جب شاہ ہیرودیس کو اس بات کا پتہ چلا تھا کہ دانشور مسیح کی تلاش میں آتے ہیں تو اس نے اپنے تمام

علماء کو اکٹھا کیا اور ان سے پوچھا کہ مسیح کی جائے پیدائش کونسی ہے سب نے بیک زبان کہا کہ مسیح بیت اللحم میں پیدا ہوگا۔

اب اگر یہ ثابت ہوجائے کہ مسیح بیت اللحم میں پیدا نہیں ہوئے تھے تو عہد نامہ جدید کا یہ حصہ تو بالکل اڑ جائے گا اور باقی حصے بھی مخدوش ہوکر رہ جائیں گے چنانچہ جرمن کے ایک پروفیسر ڈاکٹر ہارٹموٹ سٹے گے مین ( DR. HARTMUT STEGEMANN ) نے جو علم عہدنامہ جدید کے ماہر مانے جاتے ہیں بون ( BONN ) یونیورسٹی میں تقریر کرتے ہوئے یہ دعویٰ کیا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام بیت اللحم میں نہیں بلکہ جھیل طبریہ کے کنارے کیپرنام ( CAPERNAM ) میں پیدا ہوئے تھے اگرچہ تمام سامعین اس دعویٰ سے حیران تو ہوئے لیکن وہ پروفیسر سٹے گے مین کے خلاف ان کے دلائل سے زیادہ مضبوط دلائل مہیا نہ کر سکے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنی تقریر میں یہ بھی بیان کیا کہ حضرت مسیح کا ناصرہ سے جو تعلق بیان کیا جاتا ہے وہ واقعات پر مبنی نہیں ہے۔ ان کے خیال میں مسیح نے ناصرہ اپنی ساری عمر میں کبھی ایک دفعہ بھی نہیں دیکھا تھا۔

جرمن کے ایک اخبار کولنر رُڈ شاؤ ( KOELNER RUDSCHAU ) نے تقریر کا ذکر کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا کہ اگر ڈاکٹر موصوف کا خیال (یا ان کی تحقیق) درست ثابت ہوگیا تو مؤرخین کو عہد نامہ جدید پر نظر ثانی کرنی پڑے گی " بائبل۔ گیتوں کی کتاب۔ کتاب الدعا اور کئی ٹن متعلقہ لٹریچر بیکار ہوکر رہ جائے گا۔ اور یہودا میں بیت اللحم میں مقیم پادریوں کو ان پہاڑیوں سے اُٹھ کر (یہ پہاڑیاں اسرائیلی مقبوضہ علاقہ میں ہیں) جھیل طبریہ کے کنارے جانا پڑے گا " اخبار کے اس خیال کی کون تردید کر سکتا ہے البتہ اس بات کا اضافہ کیا جانا ضروری ہے کہ عیسائی عقائد کی بنیادی کتاب کے سلسلہ میں ان کی کیفیت بالکل یہ ہوگی کہ " نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن "

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقتباس

# تدبیر اور دُعا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

بعثت کا مقصدِ اوّلین یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بھٹکی ہوئی مخلوق کو دوبارہ اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر لایا جائے اور خالق اور مخلوق کے حقیقی رشتہ ربوبیت و عبودیت کو قائم اور مستحکم کیا جائے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے یہ اشد ترین ضروری ہے کہ انسان گناہ سے پاک ہونے کی کوشش کرے۔ حضور علیہ السلام اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"اس سے بڑھ کر کوئی نعمت انسان کے لئے نہیں ہے کہ اسے گناہ سے نفرت ہو اور خدا تعالیٰ خود اسے معاصی سے بچا لیوے۔ مگر یہ بات نری تدبیر یا نری دعا سے حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ دونوں سے مل کر حاصل ہوگی۔ جیسے کہ خدا تعالیٰ نے تعلیم دی ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ جس کے یہ معنے ہیں کہ جو کچھ قویٰ خدا تعالیٰ نے انسان کو عطا کئے ہیں ان سے پورا کام لے کر پھر وہ انجام کو خدا کے سپرد کرتا ہے اور خدا تعالیٰ سے عرض کرتا ہے کہ جہاں تک تُو نے مجھے توفیق عطا کی تھی اس حد تک تو میں نے اس سے کام لیا یہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ کے معنے ہیں اور پھر اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہہ کر خدا سے امداد چاہتا ہے کہ باقی مرحلوں کے لئے میں تجھ سے استمداد طلب کرتا ہوں وہ بہت نادان ہے جو کہ خدا کے عطا کئے ہوئے قویٰ سے تو کام نہیں لیتا اور صرف دُعا سے مدد چاہتا ہے ایسا شخص کامیابی کا منہ کس طرح دیکھے گا۔" (الحکم مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۰۴ء)

## ایک شعر

ہر آن کار یکہ گردد از دُعائے محو جانانے
نہ شمشیرے کند آں کار نے بادے نہ بارانے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس شعر کا اردو ترجمہ یہ ہے:۔

فنا فی اللہ شخص کی دُعا سے جو کام ہو جاتا ہے وہ کام نہ تلوار کر سکتی ہے نہ ہوا نہ بارش۔

یہ شعر دو اہم امور کی طرف ہماری توجہ مبذول کراتا ہے ایک تو یہ کہ جو کام ظاہری سازو سامان سے بھی نہیں ہو سکتے وہ دُعا کے نتیجہ میں پایۂ تکمیل کو پہنچ جاتے ہیں گویا کہ سازو سامان ہی پر بھروسہ بے معنی بات ہے اور دوسرا امر جس کی طرف یہ شعر ہماری توجہ مبذول کراتا ہے یہ ہے کہ دعا کی قبولیت کے لئے ضروری ہے کہ انسان فنا فی اللہ ہو جائے۔ دعائیں اس کی زیادہ اور بہتر اور مکمل طور پر قبول ہوتی ہیں جو اپنی رضا کو اللہ تعالیٰ کی رضا پر قربان کر دیتا ہے اور اپنی ہستی کو لاشئ محض جان کر اس کی ذات پر پورا پورا بھروسہ کرتا ہے۔ ایسے شخص ہی کو "محو جاناں" کہا جا سکتا ہے اور ایسے ہی شخص کے بارے میں حضور فرماتے ہیں کہ اس کی دعا تلوار اور باد و باراں سے نہ ہو سکنے والے کام بھی سر انجام دیتی ہے۔

# مکتوبِ انڈونیشیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب۔ مبلغ انڈونیشیا)

محترم برادرم جناب نسیم سیفی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ آپ کا والا نامہ ملا۔ یاد آوری کا ممنون ہوں، مگر افسوس کہ گوناگوں مصروفیات کے باعث اس سے قبل حاضر خدمت نہ ہو سکا۔ خیال تھا کہ رمضان المبارک میں کچھ زیادہ وقت ایسے کاموں کے لئے مل سکے گا مگر حقیقت اس کے برعکس نکلی۔ ان دنوں یہاں کے خدام اللہ ناصرات کے ایک تعلیمی کیمپ کے سلسلہ میں ایک جگہ سنگاپونا ہے وہاں آیا ہوا ہوں اور یہیں سے آپ کو خطاب کر رہا ہوں۔ میرا یہ دورہ ایک ہنگامی دورہ ہے۔ کچھ روز جاکرتا میں قرآن سنایا۔ اب چار دن یہاں پھر چار روز تاسک ملایا کا پروگرام ہے اس کے بعد پھر اسیطرح گاروت اور بانڈونگ میں۔ خدا کرے کہ یہ تمام وقت صحت و عافیت کے ساتھ گزر جائے اس مصروفیت کے باوجود آپ کی خدمت میں حاضری کو مزید تعویق میں ڈالنا مناسب نہیں معلوم ہوتا اس لئے ماحضر عرض کئے دیتا ہوں۔

انڈونیشیا میں تبلیغی اور تربیتی مساعی کے لحاظ سے خدا کے فضل سے جماعت میں ایک نئی روح اور ایک نئی زندگی نظر آتی ہے۔ پندرہ مبلغ تو یہاں پہلے کام کر رہے تھے۔ اور مزید چھ مبلغ حال ہی میں ربوہ سے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ ان میں ایک انڈونیشین طالب علم ہیں ۳-۴ سال کی تعلیمی ٹریننگ کے بعد یہاں آئے ہیں۔ اس کے علاوہ نئے گروپ میں پانچ پاکستانی مبلغین ہیں۔ جو بفضلہ تعالیٰ اپنے اپنے رنگ کا لمبا تبلیغی اور تعلیمی تجربہ رکھتے ہیں۔ ایک مبلغ تو دس سال کا لمبا عرصہ مشرق بعید میں پہلے کام کا تجربہ رکھتے ہیں۔ ایک دوسرے مبلغ کو امریکہ میں ۱۳ سال تبلیغ کا موقع ملا ہے۔ ایک اور یورپ میں ۱۷ (سترہ) سال تبلیغ کا کام کر چکے ہیں۔ ایک دوسرے مبلغ یورپ اور افریقہ میں کام کر چکے ہیں اور ایک پانچویں مبلغ اس آنے والے نئے گروپ میں ایسے ہیں جو ایک متبحر عالم اور فاضل بزرگ ہیں جو اس ملک کے ابتدائی احمدی مبلغین میں سے ہیں اور ایک لمبا عرصہ پہلے یہاں گزار چکے ہیں۔ اس نئے گروپ میں زبان کے لحاظ سے صرف دو مبلغین بالکل نئے ہیں۔ جو اب تیزی سے زبان سیکھنے کی طرف متوجہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے نیک ارادوں میں برکت دے اور انہیں یہاں کامیابی عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نو آمدہ مبلغین میں سے وہ دوست جنہیں عیسائی ممالک میں تبلیغ کا وسیع تجربہ ہے وہ یہاں کے آج کل کے حالات میں بہت مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ عیسائی یہاں ایک عرصہ سے اپنی پوری قوت کے ساتھ اپنے مذہب کی تبلیغ میں کوشاں ہیں۔ آخری تین چار سال کا عرصہ تو اس لحاظ سے اور بھی اہمیت رکھتا ہے ہزاروں ہزار سادہ لوح مسلمان ان کے پھندے میں پھنسے جا رہے ہیں۔ اور ان کا پرسان حال کوئی نہیں۔ اس ضمن میں بعض حالیہ واقعات کا ذکر بے جا نہ ہوگا۔ کہ انڈونیشیا میں ۱۹۶۵ء میں جو ریوولیوشن ہوئی اور جو سیاسی انقلاب رونما ہوا اس نے بھی کچھ ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ ہزار ہا لوگوں کو اپنے بچاؤ کے لئے عیسائی مذہب یا عیسائی تنظیم کی پناہ لینی پڑی۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے جس کا تصور ایک مسلمان کے لئے سخت دکھ اور تکلیف کا باعث ہے۔

جہاں تک عیسائیت کے عام پھیلاؤ کا تعلق ہے اس کی تاریخ چند صدیاں پیشتر تک جاتی ہے۔ عیسائیت کا قدم خصوصی طور پر یہاں ڈچ لوگوں کی آمد کے ساتھ کوئی پندرہویں صدی عیسوی میں پڑا۔ چنانچہ اسی وقت سے یہ لوگ اپنی حکومت اور اپنے اقتدار سے فائدہ اٹھا کر مختلف رنگوں میں لوگوں کو عیسائیت کی طرف کھینچ رہے ہیں۔ یہ تو مقام شکر ہے کہ یہی پندرہویں صدی کا زمانہ جبکہ وہ زمانہ ہے جب کہ اسلام اپنے قدم بہت حد تک یہاں جما چکا تھا۔ اسلام کے وہ پیغامبر جو اکثر طور پر ہندوستان سے یہاں وارد ہوئے تھے اپنی انتھک کوششوں سے اور اپنے ایمان اور اخلاص کا بہترین مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا تبلیغ کا کام یہاں ایک حد تک مکمل کر چکے تھے اور ملک کی اکثریت اسلام کی آغوش میں آچکی تھی، ورنہ عیسائیت کی تبلیغ جو صدیوں سے یہاں نہایت سرگرمی اور باقاعدگی کے ساتھ شروع ہے اس کے پیش نظر ملک کا نقشہ کچھ اور ہی ہوتا۔ عیسائیت کی تبلیغ میں عیسائی اقوام نے کبھی بھی کوئی کمی نہیں آنے دی بلکہ ان کا قدم ہمیشہ ترقی کی طرف رہا ہے۔ پہلے اگر صرف ایک ڈچ قوم یہاں مصروف عمل تھی۔ تو اب ان کے ہمنوا یورپ کے کئی دوسرے ملک بھی ہیں۔ اٹلی۔ انگلستان اور جرمنی وغیرہ مشن تو یہاں متوقع تھے ہی مگر یوگوسلاویہ کے مشن بھی یہاں کام کر رہے ہیں۔ نیز اس کے علاوہ فلپائن آسٹریلیا اور امریکہ مشن بھی لاکھوں روپیہ اسی غرض سے یہاں صرف کر رہے ہیں۔ اور ان کے اپنے اپنے مشن قائم ہیں۔ چنانچہ اس طرح سے نہ صرف ڈچ کیتھولک چرچ اور ریفارمڈ چرچ کی تبلیغ یہاں ہو رہی ہے بلکہ ان کے علاوہ درجنوں فرقے اور پارٹیاں برسرپیکار ہیں۔ جن میں سے ایڈونٹسٹ، بپٹیسٹ، پینٹی کوسٹل گروپ اور یہوواٹنس وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان کے سینکڑوں مناد صبح و شام اپنے اپنے فرقہ کی تبلیغ میں لگے ہوئے ہیں۔ وسطی جاوا میں ایک شہر سمارنگ ہے جس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ اس ایک شہر میں ہی عیسائیوں کے کوئی ۲۲ (تئیس) مختلف فرقے موجود ہیں ان خیالات کی تبلیغ کے لئے دھڑا دھڑ روپیہ باہر سے آرہا ہے۔ اور یہ سارا کام ایک سوچے سمجھے پروگرام

اور نہایت احتیاط سے تیار کردہ اعلیٰ منصوبہ کے ماتحت انجام پا رہا ہے اور جو حکمت عملی بھی ان حالات میں بروئے کار لائی جا سکتی ہے اسے عمل میں لایا جا رہا ہے

زبانی رنگ کی تبلیغ اور وعظ و نصیحت تو عام بات ہے جسے خاص طور پہ یہاں ذکر کرنے کی بھی ضرورت نہیں مگر اس کے علاوہ عیسائی مشن جس حربہ کو استعمال کر رہے ہیں وہ سکول کھولنے کا حربہ ہے جس کی کہ اس ملک کو ضرورت بھی ہے بلکہ حکومت خود اس ضمن میں ان کی حوصلہ افزائی کرتی ہے اور مدد دیتی ہے چنانچہ سکول کھولنے کا کام یہاں کافی پھیلا ہوا ہے ۱۹۶۲ء میں ان سکولوں کی تعداد جنہیں عیسائی چلا رہے تھے تین ہزار پانچ سو چھبیس (۳۵۲۶) یعنی ساڑھے تین ہزار سے زائد تھی۔ ان سکولوں میں پڑھنے والے طلبہ کوئی پانچ لاکھ کے قریب تھے۔ ان سکولوں میں چھ اعلیٰ درجہ کے کالج ہیں جنہیں یہاں یونیورسٹی کا نام دیا جاتا ہے ان کالجوں میں علاوہ دیگر مضامین کے اساتذہ کی ٹریننگ کا خاص اہتمام ہے ان کے علاوہ مشن سکولوں میں پونے تین صد ہائی سکولز ہیں جن میں ایف اے تک کی تعلیم دی جاتی ہے اور سات سو سے زائد مڈل سکول ہیں اور اڑھائی ہزار سے زیادہ پبلک سکولز ہیں جن میں ابتدائی ۶ سال کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ۱۹۶۳ء کے بعد اِن سکولوں کی تعداد میں اور بھی اضافہ ہوا ہے چنانچہ کالجوں کی تعداد ۱۹۶۳ء میں جو چھ تھی۔ اب اس پانچ سال کے عرصہ میں ڈبل ہو کر بارہ (۱۲) تک پہنچ گئی ہے۔ ان اعداد و شمار سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ عیسائیت کس سرعت کے ساتھ اپنا نفوذ پیدا کر رہی ہے اور جوں جوں تبلیغ پھیل رہی ہے۔ یہ ہزارہا سکولز۔ سکولز ہی نہیں۔ بلکہ عیسائیت کے تبلیغی مراکز ہیں۔

پھر سکول ہی نہیں ہسپتالوں کا جال بھی اس ملک میں ایسا پھیلا ہوا ہے جسے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے اس کا اثر سکولوں سے بھی زیادہ وسیع اور گہرا ہے یہ ہسپتال صرف اعلیٰ درجہ کے ہسپتال ہی نہیں بلکہ اچھے خاصے عیسائی تبلیغی مراکز ہیں جہاں کھلے بندوں عیسائیت کی تبلیغ کی جاتی ہے لوگ بھی مجبور ہوتے ہیں کہ وہ طبعی ضرورت کے پیش نظر ایسے سامانوں سے فائدہ اٹھائیں۔ ایسے موقع کی ہمدردی اور پھر عیسائی ڈاکٹروں اور نرسوں کا روایتی سلوک بھی اپنے اندر خاص رنگ رکھتا ہے جو ضرور اثر کرتا ہے اور جو تبلیغ کے لئے از حد مفید ہے۔

مشن ہسپتالوں کی تعمیر میں عیسائی مشنوں نے فی الواقعہ ایک اہم کردار ادا کیا ہے اس وقت ملک کے تمام ہسپتالوں میں عملاً تیس ہزار بیڈز کی گنجائش ہے یعنی جو عملاً زیر استعمال آ رہے ہیں۔ ان میں سے بارہ ہزار بیڈز کے ہسپتال وہ ہیں جنہیں عیسائی چلا رہے ہیں۔ اور باقی اٹھارہ ہزار بیڈز کے ہسپتال حکومت چلا رہی ہے ہسپتالوں کی یہ تعداد اور یہ نسبت اس بات کو ذہن نشین کرنے کے لئے کافی ہے کہ یہاں کس طرح SYSTEMATICALLY تبلیغی مہم کو انجام دیا جا رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح وہ تجارتی ادارے۔ کافی لمبا چائے کی

اسٹیٹس اور کارخانے اور فیکٹریاں جن کو عیسائی مشن چلا رہے ہیں ان کا اثر بھی مذکورہ حربوں سے کسی طرح کم نہیں ان اداروں میں ہزارہا لوگ کام کرکے اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ اور اس طرح وہ ان مشنوں کے ممنون احسان ہوتے ہیں یہ تمام حالات عیسائیت کے پھیلنے میں یہاں کھاد کا کام دیتے ہیں ان حالات میں بہت ضروری ہے کہ اس بہاؤ کو روکنے کے لئے ایک زبردست محاذ قائم کیا جائے۔ جماعت احمدیہ عیسائیت کے اس بڑھتے ہوئے خطرہ کو شدت سے محسوس کر رہی ہے۔ اور باوجود اپنے محدود ذرائع اور وسائل کے وہ اس کے لئے پوری طرح کوشاں ہے۔ جماعت کا جو لٹریچر عیسائیت کے بارہ میں شائع ہوا ہے وہ گو بہت محدود ہے مگر اپنی افادیت کے لحاظ سے ایسا ہے کہ عیسائیت کے سامنے ایک پہاڑ کی حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیت کے استیصال کے لئے جو دلائل عیسائیت کو دیئے ہیں ان کا کوئی جواب نہیں اور پھر مسیح کے صلیب سے زندہ بچ نکلنے کو جس رنگ میں آپ نے ثابت فرمایا ہے اور جس کی تائید پھر تاریخی واقعات اور شواہد سے بھی ہو رہی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ چنانچہ قبر مسیح کے بارہ میں یہاں کچھ لٹریچر ہمارا موجود بھی ہے۔ اور کچھ مزید تیار کیا جا رہا ہے۔

اسی طرح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت مرکز نے جو نئے مبلغین یہاں بھجوائے ہیں ان میں ایک تعداد ایسے مبلغین کی بھی ہے جن کو عیسائیوں میں تبلیغ کا خاص تجربہ ہے اور پھر ہدایت فرماتی ہے کہ اس تجربہ سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے اور عیسائیت کے نفوذ کو روکا جائے بلکہ جو سادہ لوح کسی وجہ سے عیسائی بن چکے ہیں انہیں اسلام کی طرف لایا جائے اور یہ امر باعث مسرت ہے کہ گذشتہ دنوں بعض اسلام کی طرف متوجہ ہوئے بھی ہیں چنانچہ ان میں سے ایک دوست جو پہلے عیسائی مبلغ تھے اب وہ جماعت احمدیہ کے مبلغ ہیں اور عیسائیت کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں ہمارے یہ مبلغ عیسائیوں کے مرکز وسطی جاوا میں بھی متعین ہیں۔ اسیطرح ہمارے ایک انڈونیشین مبلغ سلیبیس کے عیسائی علاقہ میں کام کر رہے ہیں۔ نیز اسی طرح آنے والے مبلغین میں سے بھی بعض کو عیسائی زور والے علاقوں میں متعین کیا جا رہا ہے خدا کرے کہ ہمارے ان عیسائی ہونے والے سادہ لوح بھائیوں کی آنکھیں کھل جائیں اور وہ اسلام کے آغوش میں اپنی تسکین کا سامان تلاش کریں۔ اور حقیقی رنگ میں اپنے گناہوں سے نجات حاصل کرکے خدائے واحد کی ابدی محبت سے سرشار ہوں۔ آمین

والسلام قدرت اللہ

از جاکرتہ۔ انڈونیشیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## آپ کی رائے

ماہنامہ تحریک جدید کے متعلق آپ کی رائے اسے بہتر بنانے کے سلسلہ میں ہماری مدد کر سکتی ہے پوچھ کے مدیر کو مندرجہ ذیل پتہ پر خطاب فرمائیں۔

"مدیر ماہنامہ تحریک جدید۔ ربوہ"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# زائرینِ حرم

جن کی منزل دیارِ حرم ہو گئی
ان پہ تیری نگاہِ کرم ہو گئی

ان کے دل میں سمٹ آئے دونو جہاں
ان کے در پہ ہر اک چیز خم ہو گئی

ان کا مسکن دشت و فردا مٹا
ان کی ہر بات راحت میں ضم ہو گئی

ان کی نظروں پہ سرِ لبعۃ کھل گیا
گردشِ وقت بھی ہمقدم ہو گئی

بڑھ گئی ان کی روحوں کی اک تشنگی
اور اک تشنگی اُن کی کم ہو گئی

ان کی آنکھوں سے اشکِ محبت بہے
ماہ و خورشید کی آنکھ نم ہو گئی

جب سے دِل کو لگی ہے حرم کی لگن
ہر تمنّا مری کالعدم ہو گئی

لمحہ لمحہ گذر کر بقا بن گیا
موت ہی زندگی کا بھرم ہو گئی

اُس نے دیکھا نسیمؔ اِس طرف شوق سے
آج ہر آہ ابرِ کرم ہو گئی

نسیمؔ سیفی

آخری قسط

# فیجی کے لوگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب انچارج احمدیہ مشن فیجی)

## ہندوستانی نسل کے لوگ

چونکہ کیوتی لوگ نہایت سست واقع ہوئے ہیں اور برطانوی حکومت یہاں کی زمین کی مناسبت کے مطابق گنّا کاشت کرنا چاہتی تھی جس کے لئے جنگلات کو کاٹ کر محنت سے کاشت کاری کرنا ضروری تھا اس لئے حکومت نے ہندوستان سے پانچ سالہ معاہدہ پر ٹھیکیداروں کے ذریعہ مزدور منگوائے اور یہ سلسلہ ۱۸۷۹ء سے لے کر ۱۹۱۶ء تک جاری رہا پانچ سال کے بعد بعض تو واپس چلے جاتے تھے لیکن اکثر طبقہ یہاں ہی ٹھہر گیا جو لوگ اس طرح یہاں لائے گئے ان کی عمر سترہ اٹھارہ سال کی ہوتی تھی خواہ مرد ہوں یا عورت اور لڑکے لڑکیاں روپیہ کی لالچ میں بھاگ کر ٹھیکیدار کے ذریعہ محلکتہ پہنچتے اور وہاں سے جہازوں میں فیجی پہنچتے۔ شروع میں ہندوستانی لوگ زیادہ تر ہندوستان کے پوربی علاقہ اضلاع بستی اور گونڈہ اور جنوبی ہند سے مدراسی اور مالا باری لوگ شامل ہیں بعد میں صوبہ بمبئی کے علاقہ سورت اور احمد آباد سے اور پنجاب کے دوآبہ جالندھر سے آئے ان کے علاوہ بنگال اور صوبہ سرحد کے پٹھان بھی آئے۔ اب ان سب کا تھوڑا تھوڑا حال درج کیا جاتا ہے۔

### الف۔ بستی اور گونڈہ کے لوگ

یہ لوگ اکثر پتلے دبلے پکے رنگ کے ہیں۔ زبان پوربی ہے لیکن انگریزی طرز میں بولتے ہیں مثلاً اگر کہنا ہو کہ "آپ وہاں جا سکتے ہیں" تو کہیں گے کہ "آپ سکو جاؤ وہاں" یعنی YOU CAN GO THERE خدوخال میں خوبصورت ہوتے ہیں یہ لوگ کسان ہیں لیکن اب فیکٹریوں میں بھی کام کرتے ہیں اور صنعت و حرفت نیز دفاتر اور سکول میں ملازمت کرتے ہیں۔ مردوں کا لباس پتلون کوٹ اور عورتوں کا لباس ساڑھی ہے نوجوان لڑکیاں سکرٹ و بلاؤز، فراک پہنتی ہیں اور اب ٹیڈی شلوار کا مداح بھی ہوتا جاتا ہے۔ جب عورتیں نانی یا دادی بن جائیں تو لمبا گھگھرا نصف باندھ والے کرتہ کے اوپر باندھتی ہیں اور ساتھ ہی دوپٹے کو گھگھرے میں چھپا کر اس کا پلّہ سر پر ڈال لیتی ہیں۔ لاری میں، سڑک پر گھنگھٹ آہستہ آواز میں کرتی ہیں اور مردوں سے بات کرتے وقت ساڑھی کا پلّہ سر پہ ڈال لیتی ہیں۔ اگر لاری سڑک پہ کھڑی ہو اور یہ سڑک پہ کھڑی ہوں تو پیٹھ لاری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی طرف کر کے کھڑی رہیں گی تا وقتیکہ لاری گذر جائے۔
ان لوگوں کے مکانات انگریزی طرز کے لکڑی کے بنے
ہوتے ہیں۔ غریب لوگ گھر لوہے کی چادروں سے
بناتے ہیں ان کے مکان الگ الگ فاصلہ پر ہوتے
ہیں۔ اور گھر کے احاطہ میں آم کا درخت ضرور ہوگا۔
اور یہ درخت ہندوستانی مکان کی نشاندہی کرتا ہے مکانوں
پر پینٹ (رنگ) ہلکے رنگ کا کریں گے۔ برخلاف
بھوپتی گھر کے ان کے احاطہ میں سبزی لگی ہوگی اور
پھول پھلواری بھی۔ مکان کے رنگوں میں مطابقت
ہوگی۔ اولاد بہت ہوتی ہے اور پندرہ سے بیس تعداد
میں ایک عورت سے بچوں کی مثال عام ہے۔ پہلے شادی
تیرہ چودہ سال کی عمر میں کرتے تھے جس کی وجہ سے
۳۵ سال کی عمر میں عورتیں دادی اور نانی بن جاتی تھیں
اب سرکار نے شادی کی عمر پر پابندی لگادی ہے اس
لئے اب خاندانی منصوبہ بندی کی وجہ سے اولاد نسبتاً کم ہے
یہ لوگ زیادہ تر سناتن دھرمی ہیں لیکن آریہ مذہب کے
لوگ بھی ان میں پائے جاتے ہیں۔

**ب: مدراسی لوگ**

یہ بھی پختہ رنگ کے باشندے
ہیں اور نقش نسبتاً موٹے
ہوتے ہیں یہ لوگ گفتگو ہندوستانی لوگوں کی نسبت
بلند آواز سے کرتے ہیں۔ عورتیں جب مردوں سے بات
کریں گی تو سر نہیں ڈھانپیں گی۔ بال سیاہ چمکدار۔ لاری
گزرے گی تو پیٹھ نہیں پھیریں گی۔ لباس ہندوستانیوں کی
مانند ہوتا ہے زبان بھی انگریزی طرز کی ہندی۔ ان کے
مکان کے سامنے املی کا درخت اور گنبد کے پھول
کے پودے ہوتے ہیں۔ نیز گاؤں کے سامنے ایک جھنڈا
نکوا عموماً سفید رنگ کا گڑا ہوتا ہے مکان کے اندر
ہندوستانی ہندوؤں کے گھر کی طرح رنگین تصاویر لگی
ہوں گی لیکن تعداد زیادہ ہوگی ایک اور خاص بات
یہ ہے کہ ان کے مکان ساتھ ساتھ بنے ہوتے ہیں۔ جس
جھنڈا، املی کے درخت، گنبد کے پھول کے پودے
مکانوں کے جھنڈ دور سے ہی نشاندہی کریں گے کہ
یہاں مدراسی آباد ہیں۔ گھروں میں اپنے آبائی علاقہ
کے مطابق ملیالم، تلگو اور تامل بھی بولتے ہیں۔ نام
رمیا۔ سوبھیا، منن سوامی وغیرہ قسم کے ہیں مکانوں
کے رنگ شوخ اور بالکل غیر مطابق مثلاً مکان کا
باورچی خانہ باہر سے سُرخ ہوگا تو باقی مکان نیلا ہوگا
اور بیت الخلاء کا رنگ سبز ہوگا۔ باقی کام کے
لحاظ سے ہندوستانیوں کی طرح کاشتکاری۔ پیشہ وری
وغیرہ کرتے ہیں۔ یہ لوگ بُت پرست ہیں اور اکثر
اچھوت اقوام سے ہیں۔

**ج: کاٹھیاواڑ کے لوگ**

یہ لوگ سُودی لین دین
اور دکانداری کا کام کرتے
ہیں۔ اور اکثر و بیشتر شہروں میں آباد ہیں۔ بہت امیر
ہیں۔ رنگ و روپ دیگر ہندوستانیوں اور مدراسیوں
سے نسبتاً صاف ہوتے ہیں۔ گھر میں اور آپس میں
گجراتی زبان بولتے ہیں۔ موچی نائی بھی ان میں ہیں
اور وکالت ڈاکٹری۔ ملازمت پیشہ بھی اختیار کرتے ہیں

**د: پنجابی لوگ**

یہ لوگ جالندھر سے آئے
ہیں اور اکثر سکھ ہیں اور کچھ

مسلمان بھی ہیں۔ سکھوں کو تو یہاں "پنجابی" یا "بھائی جی" کہتے ہیں۔ محنتی ہیں اور اکثر کاشتکار ہیں۔ سودی لین دین بھی کرتے ہیں اور بعض دکانداری بھی کرتے ہیں۔ موٹے سکھوں کی تعداد بالوں والے سکھوں کی نسبت زیادہ ہے۔ بولی ہندوستانیوں کی طرح لیکن پنجابی الفاظ بھی بیچ میں ہوتے ہیں۔ ملازمت پیشہ بھی ہیں۔ شہروں میں ان کے گوردوارے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ۱۔ مسلمان

یہ لوگ ملابار ساحل۔ صوبہ سرحد یا شمالی پنجاب کے ہیں۔ اکثر کاشتکار ہیں بالاری ٹیکسی ڈرائیور، بڑھئی، مستری نائی۔ قصاب، کلرک۔ ٹیچر، پولیس مین۔ اور وکیل بھی ہیں۔ پنجابی مسلمان میاں اور سرحدی لوگ پٹھان یا خان کہلاتے ہیں۔ مدراسی مسلمان قوم کے نام سے پکارے جاتے ہیں مثلاً کویا۔ کئی دغیرہ گھروں میں پردہ کی کوئی پابندی نہیں لیکن اکثر ان سے پرہیز ہی معلوم ہوتا ہے۔ کشمیری قوم کے مسلمان بھی یہاں ہیں بعض پٹھان سودی کاروبار بھی کرتے ہیں۔ بستی گونڈہ کی طرف کے مسلمان بھی پائے جاتے ہیں۔ جن کا رہن سہن آبائی وطن کے ہندوؤں کی طرح ہوتا ہے۔ اکثر لوگ سنی ہیں یا اہل حدیث ہیں۔ شیعہ شاید ہی خال خال ہوں گے۔ تعویذ گنڈے۔ نذر نیاز متعہ اور دیگر بدعات میں پھنسے ہوئے ہیں۔

## ۲۔ یورپین لوگ

یہ باشندے برطانیہ، فرانس ہالینڈ، جرمنی وغیرہ سے آئے ہیں اور آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی معرفت بھی پہنچے ہیں۔ رہن سہن خوراک انگریزی اور مذہب عیسائی۔

ایک خاص بات قابل دیکھنے میں آئی ہے کہ عورتوں میں لپ سٹک کا استعمال بالکل نہیں ہے۔ نہ ہندوستانیوں میں نہ یورپینوں میں نہ کیوتی کیلوما میں نہ چینیوں میں ویسے لباس و میک اپ میں دیگر ذرائع لپ سٹک کے بدل کے طور پر اور اس سے زیادہ خطرناک موجود ہیں جو انگریزی رسالہ جات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

## ۴۔ کیلوما یا مخلوط النسل کے باشندے

ان کو ہاف کاسٹ بھی کہتے ہیں اور یہ عموماً کیوتی عورتوں اور یورپین یا چینی مردوں کے اختلاط سے پیدا ہوتے ہیں اور یورپین کیوتی اور چینی لوگوں سے زیادہ حسین ہوتے ہیں اس لئے اس قوم کی لڑکیوں کی شادی سب سے زیادہ آسانی سے ہو جاتی ہے۔ شرم و حیا اور حجاب ان میں بس واجبی سی ہوتی ہے ان کی زبان ہاڈ یا انگریزی یا چینی ہوتی ہے جو کہ باپ کی ہو۔ کیوتی ماں ہونے کے باعث ہاڈ زبان بچوں کی ضرور ہوتی ہے کیوتی قوم کی طرح کیلوما لڑکیاں بھی شادی کے معاملہ میں قوم مذہب کی پابندی سے بالکل آزاد ہوتی ہیں۔ تمدن ماں کا ہی ہے باپ کی قوم کا تمدن بھی تھوڑا ملا ہوتا ہے۔

## ۵۔ دیگر جزائر بحرالکاہل کے باشندے

یہ لوگ جزائر ٹونگا، گلبرٹ

سولومن وغیرہ سے آئے ہوئے ہیں پول نیشین ہیں۔ ان کے بال لمبے اور سیاہ آنکھیں موٹی رنگ سانولا، قد درمیانہ، پیشانی بلند ہوتی ہے۔ زبان اپنے اپنے جزیرہ کی آپس میں بولتے ہیں۔ بادہ اور انگریزی میں بھی گفتگو کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

**۶۔ جزائر رتوما کے باشندے** جزائر فیجی کے شمال مشرق میں

ایک مجمع الجزائر رتوما ہے۔ پہلے یہ فیجی کی حکومت میں شامل تھا لیکن اب ان کی حکومت الگ ہے خود خال میں یہ لوگ کیوتی اور پولی نیشین کے درمیان میں ہیں۔

**۷۔ چینی نسل کے لوگ** یہ لوگ زرد رنگ چھوٹے قد کے۔ ٹوپی دار آنکھوں، ابھرے رخساروں، چپٹی ناک اور لمبے بالوں والی قوم سے ہیں۔ دکانداری کرتے ہیں۔ ہوٹل اکثر ان کے ہیں جہاں کھانے پینے کا سامان بکتا ہے، ڈبل روٹی وغیرہ کی تجارت تو تقریباً ان کے قبضہ میں ہے۔ بہت امیر ہیں۔ بڑی بڑی دکانوں اور عمارتوں کے مالک ہیں، زبان چینی، ٹوٹی پھوٹی انگریزی اور ہندوستانی بول لیتے ہیں۔ نئی پود تو تعلیم کی وجہ سے خوب انگریزی بولتی ہے۔ مذہب بدھ لیکن زیادہ تر عیسائی ہیں۔

**۸۔ دیگر** ان میں یہودی وغیرہ شامل ہیں جو کاروبار کے سلسلہ میں یہاں آئے ہوئے ہیں۔

**مخصوص بیماریاں** ان میں فیل پاء۔ فتق، جنسی امراض، کزاز، ذیابیطس شکری اور بلڈ پریشر شامل ہیں۔

**احمدی لوگ** جزیرہ ویٹی لیو کی غالب اکثریت غیر مبایعین سے آئی ہے اور دیوالیو کے احمدی تمام ہی سُنیوں سے آئے ہیں۔

## قادیان میں گاڑی کی آمد

قادیان دارالامان میں ریل گاڑی پہلی مرتبہ دسمبر ۱۹۲۸ء میں جلسہ سالانہ کے موقع پر آئی تھی

## مبلغین سے گذارش

مبلغینِ اسلام سے گذارش ہے کہ اگر ان کے پاس اخبارات و کتب کے ایسے حوالے موجود ہوں جن کی اشاعت سلسلہ کے لئے کسی رنگ میں مفید ہو سکتی ہو تو وہ ادارہ تحریک جدید کے نام ارسال فرمائیں ایسے حوالے شکریہ کے ساتھ شائع کئے جائیں گے۔ (ادارہ)

# بدظنی ـــــ ایک ایمان سوز اخلاقی بیماری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم سید منصور احمد صاحب بشیر مبلغ سیرالیون)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ بدگمانی اور بدظنی ایک ایسی خطرناک اخلاقی اور روحانی بیماری ہے کہ یہ انسان کے ایمان تک کو تباہ کر دیتی ہے بدظنی اور بدگمانی کا اگر تجزیہ کیا جائے اور ان کے مختلف النوع نقصانات کا شمار کیا جاوے تو انسان یہ بات آسانی سے معلوم کر سکتا ہے کہ یہ بری عادتیں ان چند ایک برائیوں میں سے ہے جو فرد اور قوم کو تباہ کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں اور جن سے آگے متعدد دوسری برائیاں پیدا ہو کر بے شمار نقصانات کا باعث ہوتی ہیں۔ اگر ہم نے اسلام کی ترقی تبلیغ اور اشاعت کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ تو ہمارے لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ ہم ایسی روحانی بیماریوں کا علاج کریں۔ ان کے نقصانات کو دوسروں کے آگے پیش کریں تاکہ صحیح اسلامی ماحول پیدا ہو جو ایک طرف تو ہماری کوششوں میں جو ہم اسلام کے لئے کر رہے ہیں مدد ہو اور دوسری طرف نئے اسلام قبول کرنے والوں اور نئی نسلوں کی صحیح راہنمائی کر سکے۔

## بدظنی کی وجہ اور اس کا تدارک

بدظنی کی اصل وجہ لالچ خود غرضی اور حسد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ یعنی ہر انسان میں لالچ تھوڑا یا زیادہ ضرور پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کا نفس نہیں چاہتا کہ کسی دوسرے میں کوئی بھلائی دیکھے۔ اس کمزوری سے انسان کے مغلوب ہونے پر شیطان کو دخل دینے کا موقع مل جاتا ہے اور وہ اسے فرضی وجوہات کی بناء پر یقین دلا دیتا ہے کہ فلاں عیب فلاں شخص میں ضرور پایا جاتا ہے۔ اس جبلی کمزوری پر انسان آسانی سے غالب آسکتا ہے بشرطیکہ وہ ایسے وقت میں سوچے کہ دنیا میں کسی بھی کام کی کئی وجوہات ہوتی ہیں اور انسان عالم الغیب نہ ہونے کی وجہ سے کبھی نہیں کہہ سکتا کہ اس کام کا اصل سبب اور اس کی اصل وجہ کیا ہے۔ اس کے دماغ میں جو وجہ اس کام کی آتی ہے وہ سینکڑوں اور ہزاروں وجوہات میں سے ایک ہوتی ہے۔ اب یہ اس کو زیب نہیں دیتا کہ اپنے سوچے ہوئے سبب کو حتمی قرار دے کر اوّل خود ہی کسی کے خلاف کوئی فیصلہ کرے اور پھر خود ہی اس کی تشہیر شروع کر دے۔ اور اس طرح لوگوں کی اصلاح کے لئے اپنے آپ کو خدائی ٹھیکیدار سمجھ لے۔ اپنی ذات میں کوئی کام بھی برا نہیں اور نہ

کوئی کام اچھا ہے یہ کرنے والے کی نیت ہی ہوتی ہے جو کہ اسے اچھا یا بُرا بنا دیتی ہے پھر جب کسی بھی شخص کو حتیٰ کہ سارے انسانوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی غیب کا علم نہیں تو پھر کسی کی نیت پہ حملہ اسے کس طرح زیبا دیتا ہے۔

## ایک عذر اور اس کا جواب

انسان جب دوسروں کے متعلق شیطانی انگیخت پہ بدظنی کرتا ہے تو اس کے بعد شیطان اس پہ بس نہیں کرتا بلکہ اس برائی کو معاشرہ میں عام کرنے اور پھیلانے کے لئے اسے کہتا ہے کہ اب تمہارا فرض ہے کہ اس کمزوری کا چرچا دوسروں کے سامنے کرو۔ اگر انسان کے دِل میں یہ خیال بھی پیدا ہو کہ یہ کام اچھا نہیں تو شیطان اور اس کا نفس اسے فوراً کہتے ہیں کہ یہ کام بُرا کس طرح ہو سکتا ہے جب کہ تمہاری نیت نیک ہے اور تم صرف یہ چاہتے ہو کہ بُرائی کا اس طرح چرچا ہونے سے اسے خود بھی بُرائی کا احساس پیدا ہو اور دوسرے لوگ بھی اسے منع کریں اور اس طریق سے اس کی اصلاح ہو جائے۔ اسی قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم کے شروع میں متنبہ کرتے ہوئے فرمایا ہے ایسے لوگوں کو جب کہا جائے کہ اس قسم کی فساد والی باتیں نہ کرو تو جھٹ جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان لوگوں کے دھوکہ میں مسلمانوں کو کبھی نہ آنا چاہیئے کیونکہ یہ لوگ بدترین فسادی ہیں۔ یہ فساد پیدا ہی نہیں کرتے بلکہ اس مرض کو معاشرہ میں عام کرنے کے منصوبے بناتے ہیں انتہائی تکلیف دہ بات ہے کہ اس قرآنی انتباہ کے باوجود دیکھا گیا ہے کہ بہت سے لوگ ان شیطانی لوگوں کا آلۂ کار بن کر بدظنی کو آگے پھیلانے اور معاشرہ میں بے اطمینانی کا موجب ہوتے ہیں۔

## بدظنی کے نقصانات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں تفصیل سے بیان فرمایا ہے کہ جو لوگ انبیاء اور خدا تعالیٰ کے مامورین کو نہیں مانتے اس کی وجہ بھی بدظنی اور بدگمانی ہی ہوتی ہے چنانچہ ایسے لوگ بجائے اس کے کہ مامور وقت کی باتوں پہ غور کریں۔ اور جو باتیں قابلِ اعتراض معلوم ہوتی ہیں۔ انہیں دور کروائیں وہ بدظنی سے کام لے کر فوراً انکار کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ انبیاء کے مخالفین میں سے ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں جو جان بوجھ کر مخالفت کرتے ہیں۔ اور جنہیں دل میں یقین ہوتا ہے کہ ہم غلطی پہ ہیں۔ اکثریت ایسوں ہی کی ہوتی ہے جو بدظنی اور بدگمانی سے کام لے کر چند ایک اعتراضات پہ جم جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان اعتراضات کی موجودگی میں تحقیق اور تجسس کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

بدظنی کا ایک قبیح پہلو یہ ہے کہ اس کے ذریعہ شیطان بُرائی کو آسانی کے ساتھ معاشرہ میں پھیلا دیتا ہے۔ اور انسان محسوس کرنے کے بغیر ہی شیطان کا آلۂ کار بن کر دوسروں کو برائی میں مبتلا کرتا اور سب سے پہلے خود ہی اس کا شکار ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتا ہے۔ انسان جب کسی شخص کے متعلق بدگمانی کرتا ہے تو پھر عموماً دیکھا گیا ہے کہ وہ اسے آگے بھی بیان کرتا ہے اور اسے سننے والا پھر آگے بیان کرتا ہے۔ اور اس طرح ایک ایسی برائی کی تشہیر دنیا میں ہو جاتی ہے جس کا وجود ہی دُنیا میں نہیں ہوتا۔ آج کل ہر شخص جانتا ہے کہ پروپیگنڈا اور تشہیر کے ذریعہ کسی بھی چیز کو انتہائی سرعت کے ساتھ پھیلایا جاسکتا ہے۔ چنانچہ اس طریق سے شیطان بھی برائیوں کو معاشرہ میں پھیلا کر انتہائی سرعت سے ان کی ترویج کر دیتا ہے۔

بدظنی کا ایک نقصان یہ ہے کہ اس کے ذریعہ ہم صریح طور پہ ایک واضح قرآنی ہدایت سے روگردانی کرنے کا موجب ہو جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں یہ الٰہی حکم ہے:-

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ
اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ
كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا

(بنی اسرائیل، آیت ۳۷)

یعنی اے مخاطب جس بات کا تجھے علم نہ ہو اس کی اتباع نہ کیا کر (کیونکہ) کان اور آنکھ اور دل ان سب کے متعلق تجھ سے پوچھا جائے گا۔

اس آیت میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ بدظنی کا موجب انسان کے کان بھی ہو سکتے ہیں جبکہ وہ دوسروں سے محض سُن کر کسی کے متعلق بدگمانی کرے۔ اسی طرح اس کی آنکھیں بھی اس کو دھوکہ دے کر غلط راہ پہ ڈال سکتی ہیں۔ چنانچہ انسان ایک منظر دیکھتا ہے اور بسا اوقات اس سے غلط نتیجہ اخذ کر کے بدظنی کر لیتا ہے اور بغیر تحقیق کے کسی کے متعلق اس طرح پختہ فیصلہ اپنے دل میں کر لیتا ہے تیسرا ذریعہ بدظنی کا دل ہے اور یہی دراصل بدظنی کا اصل منبع ہے انسان اکثر دل میں ایک بات سوچتا ہے اور پھر بغیر سوچے سمجھے کوئی فیصلہ دل میں کر لیتا ہے اس کے علاوہ آنکھ کان اور ۔۔۔ ے اعضاء کے ذریعہ انسان جو غلط فیصلے کرتا اور ان کے ذریعہ بدگمانی کرتا ہے ان میں بھی دل ہی کے ذریعہ وہ مدد لیتا اور آخری فیصلہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان شدہ ہدایت کے ذریعہ ہمیں بتایا ہے کہ ہر عضو کے متعلق پوچھا جائے گا کہ اس خدائی نعمت کا استعمال انسان نے صحیح رنگ میں کیا ہے یا نہیں۔

بدظنی کے بے شمار نقصانات میں سے ایک انتہائی مضرت رساں اور تباہ کن ہے۔ یہ عادت کسی معاشرہ میں راسخ ہو کر ایسی بے یقینی اور بے اعتمادی کی حالت پیدا کر دیتی ہے جو کہ اسے قطعی طور پہ مفلوج کر کے رکھ دیتی ہے درحقیقت اس کے ذریعہ تخریب پسند لوگوں کو اپنے مقصد کے حصول کے لئے نہایت ہی آسان ذریعہ مل جاتا ہے بدظنی اور بدگمانی کے ذریعہ اگر کسی معاشرہ میں یہ تاثر عام کر دیا جائے کہ حاکم محکوم کو، محکوم حاکم کو، بڑے چھوٹوں کو اور چھوٹے بڑوں کو اپنے فائدے کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ہر شخص خود غرضی میں مبتلا ہے تو خود ہی بتائیے اس معاشرہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسی قسم کی ترقی بھی ممکن ہو سکتی ہے۔ روحانی سلسلوں کی ترقی میں بدظنی کے ذریعہ ہمیشہ رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے اور طاغوتی طاقتیں ہمیشہ سے ہی اس ذریعہ کو استعمال کرتی رہی ہیں اس میں جماعت احمدیہ کے لئے یہ ایک انتہائی قابل غور مقام ہے۔ جہاں اسے بہت ہی احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ زمانۂ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں ہم دیکھتے ہیں کہ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی مطہر و مقدس ذات بھی ایسے لوگوں کے اوہام فاسدہ سے محفوظ نہیں رہی۔ چنانچہ ایک جنگ میں فتح کے بعد جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت تقسیم کیا تو ایک نوجوان نے اعتراض کر دیا کہ اس تقسیم میں خدا تعالےٰ کی رضا کو مدنظر نہیں رکھا گیا۔ نبی پاک (فداہ امی و ابی) صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کا بہت صدمہ پہنچا۔ آپ نے فرمایا تم پہ بہت افسوس ہے۔ اگر میں ہی صحیح تقسیم نہ کروں گا تو اور کون کرے گا اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایک ایسی قوم نکلے گی جن کی زبانوں پہ تو ایمان ہوگا لیکن دل اس سے خالی ہوں گے۔

## انتہائی خطرناک مقام

تاریخی طور پہ ثابت ہے کہ روحانی جماعتوں میں بعض منافق اور شیطان طبع لوگ اس انسانی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر بہت ہی خطرناک صورت حالات پیدا کر دیتے ہیں اور اگرچہ اکثر اوقات اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے اپنی جماعتوں کو محفوظ کر دیتا ہے تاہم یہ لوگ شکوک و شبہات پیدا کر کے کئی دفعہ نقصان کا بھی موجب ہوئے ہیں۔ عبداللہ بن ابی سلول کی تو بعد از اسلام تمام زندگی ہی اس خطرناک اور فاسد کام کے لئے وقف رہی اور اسلام کی تاریخ ثابت کرتی ہے کہ بعض اوقات بہت سے مسلمانوں کو اس نے فتنہ میں ڈال دیا۔ اور اپنی بدظنی کا ہمیں شکار بنا ڈالا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ان کے خلاف بدظنیاں پھیلائی گئیں جن کا نتیجہ آخر کار خلافت کا خاتمہ ہوا۔ ہماری جماعت کو بھی چاہیئے کہ ایسے بدظنی پیدا کرنے والوں اور پھر اس کی تشہیر کرنے والوں سے ہمیشہ محتاط رہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اسلام اور دنیوی علوم

اسلام کو کسی علم سے بھی خوف نہیں کیونکہ اسلام کو اللہ تعالےٰ نے یہ طاقت دی ہے کہ وہ تمام دنیوی علوم سے خادموں کی طرح خدمت لے "

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

عطاء المجیب راشد

# کاروانِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ اسلام کے حیات بخش پیغام کو اکناف عالم میں پھیلانے کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے۔ اس عالمگیر جدوجہد کا ایک پہلو مرکز سلسلہ سے مبلغین کرام کی روانگی اور مرکز میں واپسی ہے۔ ذیل میں ایک مختصر جائزہ پیش کیا جارہا ہے جس سے یہ معلوم ہوگا کہ ۱۹۶۹ء میں کتنے مبلغین کرام کن کن ممالک کے لئے روانہ ہوئے اور کون سے مجاہدین فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مرکز سلسلہ میں واپس تشریف لائے اس جائزہ کی اشاعت کا مقصد احباب جماعت کو تبلیغی مساعی کے اس پہلو سے آگاہ کرنا اور اس ضمن میں انہیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانا ہے۔ ہر احمدی کو اس عظیم جہاد میں جانی اور مالی قربانیاں پیش کرنی چاہئیں کیونکہ مسیح پاک علیہ السلام نے صاف طور پہ فرمادیا ہے کہ ؎

بفتد ایں امر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

## روانگی

۱۔ مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد ۲۲ر جنوری کو اعلائے کلمہ اسلام کی خاطر ربوہ سے تنزانیہ جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ بیرون ملک جانے سے قبل آپ پاکستان میں بطور مربی سلسلہ خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔

۲۔ مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب ہوتزار ۲ر مارچ کو ربوہ سے غانا جانے کے لئے روانہ ہوئے آپ وہاں پر تبلیغی مساعی کے علاوہ خاص طور پہ تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان دنوں آپ سالٹ پانڈ کے احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج کے پرنسپل کے طور پہ کام کر رہے ہیں۔ بیرون ملک جانے سے قبل آپ کچھ عرصہ پاکستان میں بطور مربی کام کر چکے ہیں۔

۳۔ مکرم مولوی محمد شفیق صاحب قیصر ۶ر مارچ کو یوگنڈا جانے کے لئے ربوہ سے روانہ ہوئے۔ آپ نے کچھ عرصہ قبل جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہوکر شاہد کی سند حاصل کی ہے۔

یہاں یہ ذکر بے جا نہ ہوگا کہ جامعہ احمدیہ جماعت احمدیہ کا وہ منفرد تعلیمی ادارہ ہے جہاں پر مبلغین اسلام تیار کئے جاتے ہیں اور ان کو علمی اسلحہ سے پوری طرح لیس کرنے کے بعد خدماتِ سلسلہ کے لئے تیار کیا جاتا ہے یہ ادارہ اپنی ابتدائی شکل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

زمانہ میں ہی قائم ہوگیا تھا۔ اور اب تیزی سے ترقی کی جانب بڑھ رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۔ ۲۵ مارچ کو مکرم مولوی سلطان احمد صاحب شاہد نائیجیریا جانے کے لئے ربوہ سے روانہ ہوئے۔ جامعہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ پہلی بار بیرون ملک گئے ہیں۔

۵۔ مکرم سید میر مسعود احمد صاحب جو سلسلہ احمدیہ کے فاضل اجل حضرت میر محمد اسحٰق صاحب فاضلؓ کے منجھلے صاحبزادے ہیں۔ ۱۲ جون کو ربوہ سے ٹرینڈے نیویا جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ اس سے قبل ڈنمارک میں تبلیغ اسلام کا کام کر چکے ہیں اور ربوہ میں بطور وکیل الدیوان خدمت سرانجام دیتے رہے ہیں۔

۶۔ مکرم قریشی محمد اسلم صاحب شاہد ۲۸ مئی کو ربوہ سے ماریشس جانے کے لئے روانہ ہوئے اس سے قبل آپ کچھ عرصہ تک پاکستان میں بطور مربی سلسلہ کام کر چکے ہیں۔ ان کے ماریشس جانے سے وہاں پہلی بار پاکستانی مبلغین کی تعداد ۲ ہوگئی ہے

۷۔ مکرم مولانا محمد منور صاحب فاضل ۶ جولائی کو ربوہ سے تنزانیہ جانے کے لئے روانہ ہوئے آپ وہاں بطور مبلغ انچارج کام کر رہے ہیں۔ مولانا موصوف کو تبلیغی میدان میں کام کرنے کا لمبا تجربہ ہے اس سے قبل بھی آپ پانچ مرتبہ تبلیغ اسلام کے لئے جا چکے ہیں اور مشرقی افریقہ میں تبلیغ کا کام کر چکے ہیں۔

۸۔ مکرم قاضی نعیم الدین احمد صاحب ۱۹ جولائی کو ربوہ سے مغربی جرمنی جانے کے لئے روانہ ہوئے جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد سب سے پہلے آپ کو مشرقی افریقہ بھجوایا گیا تین سال تک وہاں کام کرنے کے بعد واپس آئے اور اب مغربی جرمنی میں کام کر رہے ہیں

۹۔ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب ۲۲ جولائی کو مرکز سلسلہ سے اعلاء کلمۃ اسلام کی خاطر انڈونیشیا جانے کے لئے روانہ ہوئے آپ کو تبلیغی میدان میں کام کرنے کا ایک لمبا تجربہ ہے۔ اس سے قبل آپ دوبار انڈونیشیا اور ہالینڈ میں بطور مبلغ کام کر چکے ہیں۔ اب پھر انڈونیشیا میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

۱۰۔ مکرم مرزا محمد ادریس صاحب بجا مکرم حافظ صاحب کے ساتھ ۲۲ جولائی کو ہی عازم انڈونیشیا ہوئے۔ آپ اس سے قبل مشرقی افریقہ میں کافی لمبے عرصہ تک بطور مبلغ اسلام خدمت سلسلہ بجا لاتے رہے ہیں۔

۱۱۔ مکرم میجر عبدالحمید خان صاحب ۵ ستمبر کو جاپان میں جماعت کا تبلیغی مشن ازسرنو قائم کرنے کے لئے ربوہ سے روانہ ہوئے۔ آپ اس سے قبل ڈیٹن امریکہ میں بطور مبلغ کام کر چکے ہیں اب ان کے ذریعہ جاپان میں جماعت کا تبلیغی مشن ازسرنو قائم ہوگیا ہے۔

۱۲۔ مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح ۱۲ ستمبر

کو سیرالیون جانے کے لئے ربوہ سے روانہ ہوئے۔ آپ اس سے قبل مشرقی افریقہ میں بطور مبلغ کام کر چکے ہیں

۱۳۔ مکرم سید منصور احمد صاحب بشیر بھی ۲۱ ستمبر کو سیرالیون میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے ربوہ سے روانہ ہوئے۔ آپ نے حال ہی میں جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہوکر شاہد کی سند حاصل کی ہے اور اب پہلی بار میدانِ عمل میں سرگرمِ عمل ہیں۔

۱۴۔ مکرم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری اعلائے کلمہ اسلام کی خاطر ۲۴ ستمبر کو ربوہ سے انڈونیشیا جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ قبل ازیں ایک لمبا عرصہ میدان تبلیغ میں گزار چکے ہیں اب آپ انڈونیشیا کے رئیس التبلیغ کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

۱۵۔ مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب بھی ۲۴ ستمبر کو انڈونیشیا کے لئے ربوہ سے روانہ ہوئے۔ آپ اس سے قبل امریکہ اور فلپائن میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے چکے ہیں۔

۱۶۔ مکرم امین اللہ خان صاحب سالکین جو قبل ازیں امریکہ میں بطور مبلغ اسلام کام کر چکے ہیں مورخہ ۱۵ اکتوبر کو نائیجیریا مغربی افریقہ جانے کے لئے روانہ ہوئے۔

۱۷۔ مکرم مرزا محمد اقبال صاحب شاہد ۱۶ اکتوبر کو گیمبیا جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ گذشتہ سال جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہوئے ہیں اور اب پہلی بار تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔

۱۸۔ مکرم مولوی محمود احمد صاحب چیمہ ۴ نومبر کو انڈونیشیا جانے کے لئے ربوہ سے روانہ ہوئے۔ آپ اس سے قبل جرمنی اور بعض دیگر ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے چکے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹۔ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن خان صاحب بنگالی ۱۷ اکتوبر کو اعلائے کلمہ اسلام کی خاطر ربوہ سے امریکہ جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ اس سے پہلے بھی امریکہ میں ایک لمبا عرصہ تک تبلیغ کا فریضہ سرانجام دے چکے ہیں۔

## آمد

۱۔ مکرم مولوی محمد عیسیٰ صاحب شاہد ۲۰ اپریل کو کینیا میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد ربوہ واپس پہنچے۔

۲۔ مکرم سید کمال یوسف صاحب ۲۶ اگست ربوہ واپس تشریف لائے۔ آپ نے ایک لمبا عرصہ تک سکنڈے نیویا میں تبلیغ اسلام کا فریضہ نہایت احسن رنگ میں سرانجام دیا۔

۳۔ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما ۱۵ ستمبر کو کینیا مشرقی افریقہ سے واپس ربوہ تشریف لائے۔ آپ کو وہاں پر بطور انچارج مشن کام کرنے کا بھی موقع ملا

۴۔ مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب ۱۸ ستمبر کو سیرالیون میں تبلیغی و تدریسی خدمات سرانجام دینے کے بعد ربوہ واپس تشریف لائے۔

۵۔ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب سیرالیون میں خدمتِ سلسلہ بجالانے کے بعد ۳ نومبر کو مرکز سلسلہ میں واپس پہنچے۔

۶۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شمس ۴ دسمبر کو ربوہ واپس پہنچے۔ آپ کو کئی سال تک سویڈن اور جرمنی میں بطور مبلغ اسلام کام کرنے کا موقع ملا

۷۔ مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی قریباً نو سال تک لائبریا میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد دسمبر ۶۹ء ربوہ واپس آئے۔

۸۔ مکرم مولوی داؤد احمد صاحب حنیف چار سال تک گیمبیا میں کام کرنے کے بعد ۲۲ دسمبر کو مرکز سلسلہ میں واپس تشریف لائے۔

## متفرقات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۔ مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لنڈن مرکز سلسلہ میں چند ماہ رخصت پر گزارنے کے بعد ۱۰ مارچ کو واپس انگلستان روانہ ہوئے۔

۲۔ مکرم مولوی اقبال احمد صاحب شاہد جو سیرالیون میں بطور مبلغ کام کر رہے تھے ۲۶ مئی کو گیمبیا تشریف لے گئے۔

۳۔ مکرم مولوی جمیل الرحمن صاحب رفیق نائیجیریا سے کینیا تشریف لے گئے۔ آپ اب کینیا مشن کے انچارج کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

۴۔ مکرم ڈاکٹر عمر الدین صاحب ۳ جولائی کو نائیجیریا کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ وہاں پر بطور میڈیکل مشنری کام کر رہے ہیں۔

○

# ڈاک کا نیا سسٹم

ایک دوست نے لکھا ہے کہ اگرچہ ان کے پرچہ کے ریپر پر مہر لگی ہوئی تھی کہ ٹکٹ ٹاؤن بنڈل پر لگایا گیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ڈاکیہ نے اُن سے چالیس ۴۰ پیسے وصول کر لئے۔

آپ محتاط رہیں۔ اب سسٹم یہ ہے کہ جس ڈاکخانہ میں پانچ یا اس سے زیادہ پرچے جاتے ہوں وہاں انفرادی طور پر کوئی پیکٹ ڈسپیچ نہیں کیا جاتا۔ بلکہ وہاں کے تمام خریداروں کے الگ الگ پیکٹ بنا کر ان پر پتے لکھ کر تمام پرچوں کو ایک بڑے بنڈل میں بند کیا جاتا ہے۔ اور ان تمام پرچوں کا مجموعی ٹکٹ ٹاؤن بنڈل پر لگا دیا جاتا ہے انفرادی پیکٹ پر یہ مہر لگا دی جاتی ہے کہ ٹاؤن بنڈل پر ٹکٹ لگایا گیا ہے۔ یہ ٹاؤن بنڈل پوسٹ ماسٹر صاحب کے نام بھیجا جاتا ہے۔ اور وہ خود اس کو کھولتے ہیں اور پھر تمام پرچوں کو انفرادی طور پر تقسیم کروا دیتے ہیں۔

اگر کوئی پوسٹ مین آپ سے پرچہ کے سلسلہ میں کوئی رقم مانگیں (اس لئے کہ ان کے خیال میں وہ بیرنگ ہے) تو آپ ہرگز ادائیگی نہ کریں۔ پرچہ ہمیں واپس کر دیں۔

مینجنگ ایڈیٹر
ماہنامہ تحریک جدید۔ ربوہ

◉ تبصرہ

# تاریخ احمدیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد دہم

مؤلف: مولانا دوست محمد صاحب شاہد

ناشر:- ادارۃ المصنفین۔

قیمت:- پندرہ روپے

مولانا ابوالمنیر صاحب نورالحق مینجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین کے الفاظ میں "یہ جلد پہلی جلدوں کی نسبت حجم میں زیادہ ہوگئی ہے کیونکہ ہجرت تک کے واقعات پر اس جلد کو ختم کرنا تھا۔" یہ جلد ۱۹۴۴ء سے شروع ہوکر اگست ۱۹۴۷ء تک ختم ہوتی ہے جیسا کہ قارئین کرام جانتے ہیں یہ عرصہ ہر جہت سے ہماری تاریخ میں نہایت اہم ہے جماعت پر بھی مخالفت کے طوفان آئے اور ہندوستان کی تقسیم کے سلسلہ میں ہندوستانی مسلمانوں کو بھی نہایت اہم کردار ادا کرنا پڑا۔ اور مصائب میں سے گزر کر پاکستان کو وجود میں لایا گیا۔ ــــــ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ کی خاص توجہ کے زیر اثر سلسلہ کی تاریخ ابھی سے محفوظ ہونی شروع ہوگئی ہے اگر اس کام میں تاخیر ہوجاتی تو یقیناً کئی روشن پہلو دھندلا جاتے۔ اور ان کی تہہ تک پہنچنا مشکل ہوجاتا

تاریخ احمدیت کے مؤلف بھی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہیں یہ سعادت نصیب ہورہی ہے۔ اور وہ نہایت کوشش اور انہماک کے ساتھ اس کام کو سرانجام دے رہے ہیں ــــ ہمارے خیال میں کوئی احمدی گھرانہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے جس میں یہ کتاب موجود نہ ہو۔


سرزمینِ قادیان کا اوّلین دَواخانہ

جسے سنہ ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا۔

دوائی خاص
زنانہ امراض کا واحد علاج
دو اونس کی قیمت چھ روپے

قدیمی • اوّلین • شہرۂ آفاق
حبّ اٹھراجسٹرڈ
مکمل کورس بیس روپے ۲۰

زدجام عشق
طاقت کی لاثانی دوا
قیمت ۶۰ گولی سولہ روپے

حب مفید النساء
بے باقاعدگی کا بہترین علاج
پانچ روپے

ہمارا اصول
صاف ستھرے اجزاء • دیانتدارانہ دواسازی • عمدہ پیکنگ
غریبانہ قیمت • مخلصانہ مشورہ

نرمنیہ اولاد گولیاں
انعام خداوندی
قیمت فی کورس پندرہ روپے

اسی اصول کے تحت سنہ ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں

حب مسان
سوکھے کی مجرب دوا
تین روپے

معین الصحت
تلی، بھس، خرابی جگر اور یرقان کا علاج
پانچ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ

اچھوتے اور بے مثل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے!

# جڑاؤ سادہ سیٹ

اور

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

## فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ، دی مال لاہور۔ فون ۲۶۲۳ / ۵۲۶۲۳

## بواسیر کی حیرت انگیز دوا "پائلز کیور"

استعمال کرنے کے بعد مکرم محترم جناب میجر نذیر احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں یہ چند سطور خود بخود لکھنے پر مجبور ہوں تاکہ دوسرے لوگ جو میری طرح بواسیر میں مبتلا ہوں کرشمہ قدرت اپنی آنکھوں سے دیکھیں میں بواسیر خونی سے کئی سال سے مریض تھا بہت سی دوائیں استعمال کیں مگر فائدہ نہ ہوا آخر ڈاکٹر راجہ نذیر اینڈ کمپنی سے دوا خریدی اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیماری مجھے کبھی ہوئی ہی نہ تھی دوائی کیا تھی۔ گویا اس متعدی بیماری کے لئے ایٹم بم تھا۔ مکمل کورس ۱۰/- تفصیلی پمفلٹ بالکل مفت۔

منیجر ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

## دماغی امراض

مثلاً مالیخولیا، وہم، وسواس، جنون، دیوان، بے خوابی، اور کمزوری دماغ کا جدید طریقہ سے

کامیاب علاج

کرشمۂ حکمت

خارش ہر قسم، دھدر، بالچر، چنبل، گنج اور لوط کا کامیاب علاج

پیٹ کے کیڑے

مثلاً کدو دانے، ملپ اور دیگر کیڑوں کا شافی علاج

دواخانہ حکیم عبدالعزیز کھوکھر منزل غربی چک چٹھہ تحصیل حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

# مفید اور مؤثر دوائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## نورِ کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے بچوں، عورتوں، اور مردوں سب کے لئے مفید۔ قیمت فی شیشی بسوا روپیہ

## تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مفید عام گولیاں۔ قیمت مکمل کورس پندرہ روپے۔

## نورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بہترین تجویز قیمت مکمل کورس پچیس روپے۔

## سرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کلکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب

قیمت ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

---

تبلیغی رسالہ

# ماہنامہ الفرقان

## ضرور خریدیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے" سالانہ چندہ: چھ روپے

(منیجر الفرقان ربوہ)

---

ہمارا۔ آپ کا اور سب کا اخبار ہے

# روزنامہ الفضل ربوہ

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات علماء سلسلہ کے اہم مضامین بیرونی ملکوں میں احمدیہ جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں، دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں، اس کی توسیع اشاعت جماعتی فرض ہے۔